# تفسیر

# ترجمان القرآن بلطائف البیان

مُصنّف

مفسر القرآن نواب صدیق الحسن خان بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ



بحسنِ اہتمام:

عبد اللطیف ربانی

مکتبہ اصحاب الحدیث

حسن مارکیٹ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم




# مکتبہ اصحاب الحدیث

حسن مارکیٹ، مچھلی منڈی، اُردو بازار لاہور

فون نمبر: 7321823




نادر اور نافع کتب کا بہترین مرکز

تفسیر

# ترجمان القرآن (اُردو)
# بلطائف البیان

صحیح احادیث کی روشنی میں ایک نادر اور جامع تفسیر

تفسیر

علّامہ (نواب) صدیق الحسن خان رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ

(بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ)

تسہیل

لجنۃ شیوخ الحدیث والعلماء

مکتبہ اصحاب الحدیث

حسن مارکیٹ، مچھلی منڈی، اُردو بازار لاہور

نام کتاب: -------- تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان

مصنف: -------- مفسر قرآن نواب صدیق الحسن خان ؒ

اشاعت اول: -------- اکتوبر 2003ء

قیمت جلد اول: --------

ناشر: -------- عبداللطیف ربانی مدیر مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ

مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاہور۔ فون: 042-7321823


## ملنے کے پتے

(1) مکتبہ اخوت نزد مچھلی منڈی (یوبڑ) نیو اردو بازار لاہور۔ (2) نعمانی کتب خانہ لاہور (3) اسلامی اکادمی لاہور۔
(4) مکتبہ سلفیہ لاہور۔ (5) مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ (6) مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد۔ (7) مکتبہ دار ارقم فیصل آباد
(8) مکتبہ تفہیم السنۃ اوکاڑہ (9) مکتبہ احیاء التراث الاسلامیہ سولجر بازار کراچی (10) فاروقی کتب خانہ ملتان


طبع في

المطبعة العربية

عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے یہ اس لیے ہوا کہ سچے مومن مسیح یہ ہی لوگ تھے ۔انہوں نے بلاد انصاری ملک شام کی ان کے ہاتھ سے چھین کر انہیں روم کے شہر قسطنطنیہ کی طرف نکال دیا اسلام اور اہل اسلام قیامت تک ان پر غالب رہیں گے تمام اموال ان کے ہاتھ لگیں گے روم سے شدید جنگ ہو گی۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تیرے پیروکاروں کو کافروں پر غالب کر دیں گے قیامت تک پھر جب وہ لوٹ کر ہمارے پاس آئیں گے تو ہم انکے اختلاف کا فیصلہ کر دیں گے کفار کو دنیا و آخرت میں عذاب دیں گے چنانچہ جو یہود مسیح کے منکر تھے جو نصاریٰ مسیح کو اللہ کہتے تھے وہ دنیا میں مارے گئے، قید ہوئے ان کا قبضہ سلطنتوں سے اٹھ گیا آخرت میں انہیں اس سے بھی شدید عذاب کا سامنا کرنا ہو گا اور جو مومن صالح ہیں انہیں دنیا و آخرت میں پورا پورا بدلہ دیں گے دنیا میں نصرت فتح ملے گی اور آخرت میں شاندار باغات ہیں اللہ ظالموں کو نہیں چاہتا پھر فرمایا: اے محمد! ﷺ ہم نے جو تمہیں ولادت مسیح کا قصہ سنایا ہے یہ لوح محفوظ سے تم پر نازل کیا ہے۔اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ جیسے کہ سورہ مریم میں ارشاد ہے: ’’یہ عیسیٰ بن مریم سچا قول ہے جس کے بارے میں وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ اولاد بنالے۔اس کی ذات پاک ہے جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔‘‘

**فائدہ**: فتح البیان میں لکھا ہے کہ باب کی اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے رفع پھر تطہیر پھر زمین پر اترنے کے بعد وفات پائی۔ ابو زید نے کہا: متوفی کے معنی قابض ہیں کشاف میں کہا ہے کہ ہم تمہاری مدت پوری کریں گے تم ان کے ہاتھ سے مارے نہ جاؤ گے مطرق وراق نے کہا دنیا سے تمہیں شہوات اور لذت نفس سے الگ کر دیں گے۔یہ تحریف ہے تفسیر نہیں ابن المسیب کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو آپ کی عمر تینتیس برس تھی۔ بیت المقدس سے لیلۃ القدر میں اٹھائے گئے۔اس وقت مریم علیہا السلام کی عمر تیرہ برس تھی جب آپؑ پیٹ میں تھے،اسوقت بابل پر سکندر کے حملہ کو پینسٹھ برس ہو گئے تھے،رفع مسیح کے بعد مریمؑ چھ سال زندہ رہیں۔ابن القیم علیہ الرحمہ نے ’’زاد المعاد‘‘ میں لکھا ہے کہ کوئی ایسی مستند چیز دیکھنے میں نہیں آئی جس سے یہ پتہ چلے کہ رفع آسمان کے وقت عیسیٰؑ کی عمر تینتیس برس تھی۔جب کہ ہر نبی چالیس سال کی عمر میں رسول ہوتا ہے کیونکہ عمر کا سن کمال یہ ہی ہے اور یہ عمر تمام انبیاء کو شامل ہے۔شامی کہتے ہیں کہ علامہ ابن القیم کی بات صحیح ہے،احادیث نبویہ میں ان کے رفع کی عمر ایک سو بیس سال آئی ہے۔زرقانی کہتے ہیں کہ سیوطی نے ’’تکملہ تفسیر محلی و شرح نقایہ‘‘ میں وثوق سے لکھا ہے کہ رفع عیسیٰؑ تراسی سال کی عمر میں ہوا

،اور نزول کے بعد سات سال ٹھہریں گے مجھے تعجب ہے کہ اس قدر لفظ و اتفاق کے باوجود انہوں نے ایسی بات کیسے لکھ دی، پھر میں نے "فرقان الصعود" میں دیکھا کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کیا، یہ تطہیر سے مراد اہل کفر کی صحبت کی نجاست ہے۔ تابعین عیسیٰؑ سے وہ لوگ مراد ہیں جو ان کے اصحاب خالص تھے جنہوں نے نہ ان کو اللہ یا خدا کا بیٹا کہا انہیں میں سے مسلمان ہیں کہ عیسیٰؑ پر ایمان لائے ہیں عیسیٰؑ کی تعریف میں غلو نہیں کرتے جس طرح نصاریٰ نے کیا نہ تفریط کرتے ہیں جس طرح یہود نے کیا بعض نے کہا کہ نصاریٰ ہمیشہ غالب رہیں گے کسی نے کہا مراد روم ہے، کسی نے کہا مراد حواری ہیں جو منکرین مسیح پر ہمیشہ غالب رہیں گے کسی نے کہا: مراد مسلمان اور نصاریٰ ہیں۔ شوکانی کہتے ہیں کہ ہر نصاریٰ کا غلبہ ایک گروہ یا سارے کافروں پر اس آیت کے منافی نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے کسی گروہ میں مغلوب و مقہور ہوں جس طرح متعدد آیات میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملت اسلامیہ ہمیشہ دیگر امتوں میں غالب رہے گی۔ اس باب میں شوکانی نے ایک مستقل رسالہ اور "الغمامة فی تفسیر وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ" لکھا ہے حاصل یہ ہے کہ صیغہ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ عموم کا صیغہ رہے، اسی طرح الَّذِیْنَ بھی عموم پر دال ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ جو بات نظم قرآن سے ماخوذ ہو اس پر عمل کریں اور جب کوئی امر تخصیص کا مقتضی یا تقیید یا ظاہری معنی سے رک جانے کا تقاضہ کرے تو اس پر بھی عمل کرنے کو واجب سمجھیں اور جہاں کوئی ایسا تقاضہ نہ تو اسے عموم پر محمول کریں آیت کا ظاہر معنی ہر متبع کو شامل ہے جو کافروں پر غالب رہیں گے خواہ وہ اتباع بطور دلیل ہو یا بذریعہ تلوار یا دونوں طرح سے ہو، وہ اتباع سارے دین میں ہو یا بطن دین میں ہو تمام زمانوں میں ہو یا بعض میں اسی طرح کافر پر متبع غالب رہے گا ہر وہ شخص کافر ہے خواہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہچان کر چھپائے یا انکاری ہو یا دین کی مخالفت ہوتی ہو یا یوں کہ کسی دین پر نہ جیسے بت پرست آتش پرست، یا سورج پرست، یا شریعتوں کا مخالف اس آپ ﷺ کی نبوت سے قبل دین مسیح کے مخالف کسی دین کا پیروکار ہو جس طرح یہود اور دیگر ملت کفریہ کا حال ہے۔ پھر حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے تو اس میں کچھ شک نہ رہا کہ متبعین عیسیٰ یہی سب مسلمان لوگ ہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے محمد ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا ہے اور آپ ﷺ کے وجود کی بشارت دی ہے، بلکہ انجیل میں یہ حکم موجود ہے کہ متبعین عیسیٰ علیہ السلام کو محمد ﷺ کی اتباع کرنی چاہیے دین کے معاملے میں حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے اصل متبعین تو یہی اہل اسلام ہیں اور جو کوئی بعثت محمدیہ کے بعد نصرانی رہے گا وہ اگرچہ دینی اعتبار سے متبع عیسیٰ نہیں ہے مگر صورت نام اور شریعت عیسوی کی جزئیات کے اعتبار سے متبع ہے گویا کہ یہ گمراہی